سوال

کیا اللہ تعالی نے ہمارے پیغمبر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو فرمائی ہے؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

نے قرآن مجید میں رسولوں کی طرف وحی کرنے کے انداز ذکر کیے ہیں، ان میں براہِ راست لیکن پردے کے پیچھے سے کلام کرنے کا بھی ایک انداز ہے، چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے :

ما كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ)

[51:ں

ح اللہ تعالی نے یہ بھی بتلایا کہ در پردہ گفتگو بھی نبیوں کیلیے ایک بہت ہی عظیم مرتبہ ہے، چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ)

[253:ۃ

ر جن انبیائے کرام سے اللہ تعالی نے گفتگو فرمائی ان میں درج ذیل انبیائے کرام شامل ہیں :

1 لسلام

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا : "یا رسول اللہ! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (ہاں، آپ سے اللہ تعالی نے براہ راست گفتگو فرمائی تھی) تو اس شخص نے کہا : "آدم اور نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ی صحیح (14/69) -

2 لسلام

ہ :

(وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا)

[164:ء

ِ طرح فرمایا :

(وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ)

[143:ف

ے اور مقام پر فرمایا :

سَى إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي)

[144:ف

3 وسلم

ہ :

"[آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں] میں واپس پر موسی علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا : "آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے)

ں"

فرمایا : (میں واپس گیا تو اللہ تعالی نے دس نمازیں کم کردیں، پھر جب دوبارہ موسی علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہ بات کی کہ : ۔ ۔ ۔ "آپ اللہ تعالی کے پاس واپس جائیں اور ان سے اپنی امت کیلیے تخفیف کی درخواست کریں" تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں نے اللہ تعالی سے اتنا مانگ

ں : (3674) ومسلم : (162)

فظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ حدیث سب سے قوی ترین دلیل ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معراج کی رات براہِ راست گفتگو فرمائی"

"فتح الباری" (216/7)

ز ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"فرمانِ باری تعالی : (مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ)

[253:ۃ

اس میں موسی علیہ السلام، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آدم علیہ السلام شامل ہیں جیسے کہ [آدم علیہ السلام] بارے میں صحیح ابن حبان میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے۔

ہ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ)

[253:ۃ جیسے کہ حدیث معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیائے کرام سے آسمانوں میں دیکھا اور ہر ایک کا مقام و مرتبہ اللہ تعالی کے ہاں درجات کے مطابق دوسرے نبی سے مختلف تھا۔

"تفسیر ابن کثیر" (670/1)

ت صحیحہ" (76/2) -

تاہم ہماری ذکر کردہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ والی حدیث اس کی جگہ کافی ہے۔

م :

، موسی علیہ السلام کو "کلیم اللہ" سے ملقب کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

ں بارے میں شیخ عبد الرحمن المحمود حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"صرف موسی علیہ السلام کو "کلیم اللہ" کہا جاتا ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آدم علیہ السلام سے بھی گفتگو فرمائی ہے، اس بارے میں یقینی بات تو اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے، تاہم یہ ہوسکتا ہے کہ موسی علیہ السلام کیساتھ اللہ تعالی نے زمین پر ان کی طبعی حالت میں گفتگو فرمائی ہے، جبکہ آ

ے 152 طابق

والله اعلم.

اسلام سوال وجواب

بر: 156077